مِنَ النُّبُوَّةِ إلَي البِعثَة

(نبوت سے بعثت تک)

(بموقع: جلسہ استقبال جشن میلاد النبی ﷺ کانفرنس 1439ھ م نومبر 2017ء)

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

......: مرتبہ :......

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی
فاضل جامعہ نظامیہ، ایم۔اے، ایم۔فل و پی۔ایچ۔ڈی ریسرچ اسکالر عثمانیہ یونیورسٹی
اسسٹنٹ ڈائرکٹر ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد دکن۔انڈیا۔9885775719

زیر اہتمام
ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَى الْبِعْثَةِ

(نبوت سے بعثت تک)

(بموقع جلسہ استقبال جشنِ میلاد النبی ﷺ 1439ھ نومبر 2017)

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

.............مرتبہ:..........

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی

فاضل جامعہ نظامیہ، ایم۔اے، ایم فل۔ وپی ایچ ڈی اسکالر عثمانیہ یونیورسٹی

اسسٹنٹ ڈائرکٹر ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد دکن۔ انڈیا۔9885775719

زیراہتمام

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

ابو رجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی و قادری'

خلیفہ حضرت ابو الفداءؒ بانی ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر'

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین محمد وعلی اٰلہ وصحبہ افضل صلوٰتک وعدد معلوماتک وبارک وسلم۔ اما بعد

حضور سرور کائنات' فخر موجودات' باعث تخلیق عالم' سید الانبیاء والمرسلین' رحمۃ للعالمین' شفیع المذنبین' حضرت احمد مجتبیٰ' محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آلہ وصحبہ وسلم کے نور مبارک کو اللہ نے سب سے پہلے پیدا کیا "خلق اللہ اول ما نوری" نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق تو اس وقت ہو چکی تھی جب نہ حضرت آدم کا وجود تھا نہ عالم کا وجود، ابھی "کن فیکون" کا حکم بھی نہ ہوا تھا، اسی نور مبارک سے انبیاء، ملائکہ لوح و قلم، عرش و کرسی پیدا کئے گئے۔ وجود مسعود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے علماء کرام نے تین مراحل بیان کئے ہیں۔ (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کو اللہ تعالیٰ نے عالم عدم سے عالم وجود میں منتقل فرمایا۔ (۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک پشت در پشت پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی جبین مبارک میں چمکا اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں اتر آیا۔ (۳) حضور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مبارک کا ظہور اپنی رحمتوں و برکتوں کے ساتھ (12) ربیع الاول کو مکہ معظمہ میں دنیا کو منور کرنے کے لیے آگیا۔ سلطان دارین سردار کونین آقائے نامدار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کو رونق دینے کے لیے پیدا ہوئے ۔

جو مسلمان آپ کے ہیں اُمتی
ان پہ واجب ہے تولد کی خوشی

شیخ المحققین سید العلماء سند الفضلاء برکات النبلاء حضرت العلامہ محمد عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ ترک محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ الکامل ہیں جنہوں نے عرب سے علم حدیث لاکر ہندوستان کو مالا مال کیا اور نور مصطفوی سے جہاں بھر کو منور فرمایا اور فن حدیث کو تمام ممالک کے خطہ خطہ میں پھیلا دیا۔ اپنی معرکتہ الآراء کتاب ''مدارج النبوہ'' میں فرماتے ہیں:

حضور کی شان اولیت:

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کی تخلیق موجودات میں سب سے اول ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (۱) ''اول ما خلق اللہ نوری'' (اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو وجود بخشا۔ (۲) دوسرے یہ کہ آپ مرتبہ نبوت میں بھی اول ہیں چنانچہ حدیث پاک میں ہے کنت نبیا و ان لمنجدل فی طینتہ (میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم اپنے خمیر میں ہی تھے ۔ (3) تیسرے یہ کہ آپ ہی روز میثاق سارے جہاں سے پہلے جواب دینے والے تھے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں) قالوا بلٰی (سب نے کہا ہاں)۔ (۴) چوتھے یہ کہ آپ ہی سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں

چنانچہ فرمایاواول من اٰمن باللہ وبذلک امرت وانااول المومنین (اللہ پر جو سب سے پہلے ایمان لائے اور اس کے حکم کی تعمیل کی ان میں سب سے پہلے مومن ہوں)۔ (5) پانچویں یہ کہ جب زمین شق ہوگی اور لوگ اس سے نکلیں گے تو میرے لیے سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔ (6) چھٹے یہ کہ (روز قیامت) سب سے پہلے میں ہی سجدہ کرنے کی اجازت پاؤں گا۔ (7) ساتویں یہ کہ باب شفاعت سب سے پہلے میرے لیے ہی کھلے گا۔ (8) آٹھویں یہ کہ سب سے پہلے میں ہی جنت میں داخل ہوں گا۔

حضور کی شان آخریت :۔

اس سبقت و اولیت کے باوجود بعثت و رسالت میں آپ آخر ہیں چنانچہ حق تعالیٰ کاارشاد مبارک ہے: ولکن رسول اللہ و خاتم النبین (لیکن آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں) (2) دوسرے یہ کہ کتابوں میں آپ کی کتاب قرآن کریم آخری اور دینوں میں آپ کا دین آخری ہے چنانچہ فرمایا نحن الاٰخرون السابقون۔ (تمام سبقتوں کے باوجود بعثت میں ہم آخری ہیں) کیونکہ بعثت میں یہ آخریت وخاتمیت اور فضیلت میں اولیت و سابقیت کا موجب ہے اس لیے کہ آپ ہی گذشتہ تمام کتابوں کے ماحی اور ناسخ ہیں۔ (مدارج النبوۃ جلدہ اول ص 7/8)

حضرت امام احمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ "مواہب الدنیہ" میں ارشاد فرماتے ہیں:

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جب سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے حضور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں' جملہ اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شئے پیدا کی مجھے اس کی خبر دیجئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر، تحقیق اللہ تعالیٰ جملہ اشیاء سے پہلے اپنے نور سے تمہارے نبی کا نور پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس جگہ چاہا اس کی قدرت سے وہ نور دور کرنے لگا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ کوئی فرشتہ تھا نہ کوئی آسمان اور نہ ہی کوئی زمین نہ کوئی سورج تھا، نہ چاند، نہ ہی کوئی جن تھا اور نہ کوئی انسان۔ (مواہب لدنیہ ص46)

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اس مختصر سے رسالہ کے لیے یہ عاجز دو محدثین کا تحفہ قارئین کو دینا چاہتا ہے۔(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۲) حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی دعا:-

اے اللہ' میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال فساد نیت کا شکار ہیں البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری' محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ' وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لیے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتا۔ (عبدالحق محدث دہلویؒ، اخبار الاخیار 624)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مراقبہ و مکاشفہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ "تفہیمات الٰہیہ" میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور کی یہ حدیث پڑھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی نہ ہوئی تھی" تو میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کیا شان ہوگی جب کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے روحانی طور پر آقائے دوجہاں کی بارگاہ میں سوال کیا کہ آقا مجھے اس حدیث کی تفسیر سمجھا دیجئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ بس حضور کی بارگاہ میں اس قدر التجا کرنا تھی کہ اچانک حضور کی نبوت سے فیض پہنچ رہا تھا۔ چنانچہ مراقبے کی حالت میں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وہ حال جو خلقت آدم سے قبل تھا دکھا دیا۔ (میلاد النبیؐ۔ ص 142)

زیر نظر کتابچہ حافظ و قاری ابوذکاء سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی قادری فاضل جامعہ نظامیہ' ایم اے، ایم فل' پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر نے مختصراً

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باسم ''نبوت سے بعثت تک'' ترتیب دے کر عامۃ المسلمین بالخصوص عاشقان رسول کے ایمان کو تازہ کر دیا ہے۔

حافظ اویس صاحب نے یوں تو دیگر کئی تصنیفات اصلاح عقائد' سوانح حیات، اصلاح معاشرہ جیسے اہم ترین عنوانات پر تحریر فرمایا جو اہل علم حضرات میں بے حد مقبول ہوئیں' اس مختصر کتاب میں موصوف نے ایک اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے علم میں' عمر میں وقت میں برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے وقت کی ضرورت کو سمجھ کر اصلاح عقیدہ کا جو بیڑا اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول و منظور فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ حیدرآباد کے بزرگ شاعر حضرت الطاف صمدانیؒ کی مرصع نعت پاک پر اپنی تحریر ختم کرتا ہوں۔

سرکار سے پہلے تھا کیا، جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں
یہ حور وملک یہ ارض وسماء، جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE
وہ شافع محشر صلّ علیٰ وہ رشک ملک محبوب خدا
وہ موسیٰ ہیں یا ہیں عیسیٰ، جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں
سرکار ہمارے ہیں جیسے کونین میں کوئی ہے ایسا
یا ان سے بڑا یا ہم رتبہ، جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں
تم رات اور دن کیوں روتے ہو کیا فکر ہے تم کو جنت کی
یا خوف ہے تم کو دوزخ کا؟ جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں
سرکار دو عالم کی منزل، سرکار دو عالم کا مسکن

یا سدرہ ہے یا غار حرا، جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

پہرے کو بہاریں رقصاں ہیں دربار سجا ہے یہ کس کا

یہ قیصر ہے یا ہے کسریٰ؟ جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

الطافؔ بتاؤ شام و سحر کیا مانگ رہے ہو اللہ سے

دنیا کی دولت یا عقبیٰ؟ جی یہ بھی نہیں جی وہ بھی نہیں

17/ صفر المظفر 1439ھ

7/ نومبر 2017ء

سہ شنبہ

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابو رجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری

نقشبندی و قادری

خلیفہ حضرت ابو الفداءؒ

تقریظ

حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفی شریف صاحب مدظلہ العالی

پروفیسر عربی جامعہ عثمانیہ وسابق ڈائرکٹر دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد

الحمدلله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین‘
وعلی آله الطیبین الطاهرین و صحبه الاکرمین اجمعین وبعد

مبداء کائنات ومنتہائے کمالات‘ نور اول وقلم اول، عقل کل وسید الانبیاء والرسل محبوب رب العالمین ورحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل صلوتک و عدد معلوماتک مادامت السماء والارضین کی نبوت کا اقرار واصرار روز میثاق ”واذا اخذ الله میثاق النبیین“ کے ذریعہ طے پایا جس میں اللہ تعالیٰ خود گواہ اور سارے انبیاء اس نبوت عظمی کے اقرار واثبات کرنے والے تھے اور اس کی تائید میں خود فرمان حبیب رب العالمین ہے کہ: کنت نبیا وآدم بین الماء والطین (الحدیث الشریف) احادیث شریفہ ”اول ما خلق الله نوری“ اور ”اول ما خلق الله القلم“ یااول ماخلق الله العقل میں کچھ تضاد وتفاوت نہیں بلکہ نور‘ قلم اور عقل میں ترادف وتوافق ہے اور ان سب سے حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی ذات اقدس مراد ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قرب قیامت آپ کے امتی بن کر تشریف لائیں گے اور شریعت محمدی پر عمل کریں گے جب آپ جھولے میں یہ اعلان فرمارہے ہیں کہ:
قال انی عبدالله آتانی الکتب وجعلنی نبیا (مریم: ۳۰)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

توسب اعلان عیسوی کے سامنے سر جھکا رہے ہیں' اور انکار کی گنجائش اس لیے نہیں ہے کہ یہ کلام الٰہی میں مذکور و لوح محفوظ میں منقوش ہے:

حیرت کا مقام ہے کہ شجر حجر، اپنوں اور غیروں کو آپ کی نبوت کا علم ہے مگر خود صاحب نبوت اس سے ناواقف؟

آپ کی آمد کی خوشخبری ہر نبی نے اپنے اپنے زمانے میں دی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نبی کی آمد کی خوشخبری نہیں دی بلکہ خود رب تعالیٰ نے آپ پر ختم نبوت کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ماکان محمد ابا احد ولکن رسول اللہ و خاتم النبین (احزاب: ۴۰)

پچھلے کتابوں میں نہ صرف آپ کی نبوت کا ذکر بلکہ آپ کا اسم مبارک' آپ کی ولادت شریف، آپ کے اخلاق حمیدہ، آپ کی ہجرت کا مقام نیز آپ کی امت کے اوصاف مذکور و مشہود ہیں ۔ چنانچہ حضرت کعب بن احبار فرماتے ہیں:

عن کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا ''محمد رسول اللہ'' عبدی المختار، لافظ، ولا غلیظ، ولاسَخابٌ فی الاسواق ولایجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو و یغفر، مولدہ بمکۃ، و ھجرتہ بطیبۃ، وملکہ بالشام، وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی کل منزلۃ، ویکبرونہ علی کل شرف، رعاۃ للشمس، یصلون الصلاۃ اذا جاء و قتھا، یتأزرون علی انصافھم، و یتوضؤن علی اطرافھم، منادیھم ینادی فی جو السماء، صفھم فی القتال و صفھم فی الصلاۃ سواءٌ لھم باللیل دوی کدوی النحل(مناقب سید المرسلین - مشکاۃ المصابیح)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ترجمہ: روایت ہے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے وہ توریت سے حکایت کرتے ہیں فرمایا: ہم وہاں (یعنی توریت میں) لکھا پاتے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میرے پسندیدہ بندے ہیں، نہ سخت دل ہیں اور نہ سخت زبان، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے، معاف فرمادیتے ہیں بخش دیتے ہیں، ان کی ولادت مکہ میں ہوگی، اور ان کی ہجرت مدینہ میں اور ان کا ملک شام میں، ان کی امت کثرت سے حمد کرنے والی ہوگی۔ آرام وتکلیف میں اللہ کی حمد کریں گے۔ ڈھلوان پر حمد اور اونچان پر تکبیر کہیں گے۔ سورج کے ذریعہ نمازوں کے اوقات تعین کریں گے اور نمازیں ادا کریں گے۔ کمر پر تھبند باندھیں گے اور اپنے اعضاء پر وضو کریں گے، ان کا موذن آسمان کی فضا میں اذان دیگا۔ ان کی صف جہاد میں اور ان کی صف نماز میں برابر ہوگی۔ رات میں ان کی گنگناہٹ شہد کی مکھی کی بھنکار کی طرح ہوگی۔

ایک اور حدیث شریف سے آپ کی نبوت کی اولیت اور سابقیت کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں یہاں تک آپ کا یقین مستحکم ہوگیا جواباً آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اے ابوذر میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ مَیں مکہ کے بطحاء (پتھریلا علاقہ) میں تھا۔ ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آگیا اور دوسرا آسمان وزمین کے درمیان رہا۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ اس نے کہا ان کو ایک شخص سے تولو میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا۔ پھر مجھے دس کے ساتھ تولا گیا تو میں ہی وزنی تھا۔ پھر اس نے کہا ان کو سو (۱۰۰) سے تولو، میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہوگیا گویا میں انہیں دیکھ رہا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گر پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اگر تم انہیں ان کی پوری اُمت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے۔(دارمی نے اس کی روایت کی ہے۔ بحوالہ مشکاۃ شریف) یہ واقعہ بقول حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت حلیمہ کے پاس قیام کے دوران پیش آیا۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث شریفہ سے یہ حقیقت ظاہر و باہر ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کا اعلان آپ کی ولادت پاک سے بہت پہلے ہو چکا تھا دنیا بھر نے آپ کو نبی جان لیا تھا دیکھو وہ معجزات جو حمل شریف اور ولادت پاک کے وقت دنیا میں ظاہر ہوئے۔(مرآۃ المناجیح جلد ۸ ص: ۴۶، باب فضائل سید المرسلین)

عزیزم حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر جو جید حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عالم باعمل ہے اور جن کا مطالعہ بہت وسیع، فکر ثاقب اور قلم سیال ہے۔ اسلوب سہل ہے۔ موصوف نے ایک دلچسپ موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کے ساتھ انصاف بھی کیا یعنی یہ کتابچہ عقیدہ و ایمان اور عقائد حقہ کے اثبات میں بہت مدد و معاون ثابت ہو گا۔

اللہ سے دعا ہے کہ موصوف کی یہ کوشش کو قبول عام عطا ہو اور ان کے والدین کو سلامت با کرامت رکھے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین۔

۱۲ ر نومبر ۲۰۱۷ء

راقم الحروف

محمد مصطفی شریف عفی عنہ

خادم لغۃ القرآن الکریم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آغازِ کتاب

لفظِ نبی کا لغوی معنی:۔

لفظ نبی عربی کے دو الفاظ سے ملکر بنا ہے، نبوۃ اور نبأ ۔اس سلسلہ میں اھل لغت اور مفسرین کرام کے مختصر تشریحات پیشِ خدمت ہیں:۔

ا۔ علامہ امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:۔ ھو من النبوة ای الرفعة سمی لرفعته محله عن سائر الناس۔ لفظ نبی نبوت سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے بلندی اور نبی کو اس لئے نبی کہا گیا ہے کہ وہ تمام انسانوں سے بلند مرتبہ ہوتا ہے (مفردات امام راغب)۔

۲۔ تفسیر خازن میں ہے:۔ النبی معناه المخبر من انباء ینبی وقیل ھو بمعنی الرفیع ماخوذ من النبوة وھوالمکان المرتفع ۔النبی کا معنی ہے خبر دینے والا، یہ انباء ینبی سے نکلا ہے یا اونچے مقام والا جو نبوۃ سے نکلا ہے۔ نبوۃ بلند مکان کو کہتے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۳۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ جب لفظ (نبی) ہمزہ کے ساتھ ہو تو اسکا مطلب مخبر یعنی خبر دینے والا ہے۔ یہ انبأ سے ماخوذ ہے۔

۴۔ تفسیر مدارک میں ہے کہ امام نافع کی قرات میں نبی کو ہمزہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ جس کا معنی خبر دینے والا ہے۔ یہ قرأت بھی دیگر قرائتوں کی طرح متواتر ہے۔ لہٰذا اس کو مشکوک قرار دینا قرین انصاف نہیں۔

لفظ نبی کی اصطلاحی معنی:۔ شرح عقائد نسفی میں ہے کہ (هو انسان بعثه الله إلى الخلق لتبليغ الأحكام) نبی وہ (عظیم) انسان ہوتے ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے تبلیغِ احکام کی خاطر مخلوق کی طرف روانہ فرمایا ہو۔

نبی کا تعلق چونکہ عالمِ غیب سے ہر آن بر قرار رہتا ہے اس لئے وہ غیبی اسرار مناسب اوقات میں مناسب لوگوں تک پہنچا تا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے (نبی) کو (غیب کی خبر دینے والا) بھی کہتے ہیں۔ اسی لئے ائمہ وعلماء اہل سنت والجماعت کی تفاسیر میں لفظِ نبی کا ترجمہ انہی الفاظ سے ملے گا۔ اسکی تائید امہات التفاسیر سے بھی ہوتی ہے۔

ا۔ **تفسیر قرطبی:** (غیب سے مراد قرآن اور اسکے غیوب ہیں۔ دوسرے علمانے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی غیبی اخبار مراد ہیں جو انسانی دائرہ عقل سے باہر ہیں جیسے قیامت کی علامات، عذابِ قبر، حشر، پل صراط، میزان، جنت اور دوزخ وغیرہ)۔

۲۔ **امام نسفی** : غیب سے مراد ہر وہ چیز ہے جو لوگوں سے چھپی ہوئی ہو اور اسکی خبر نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو دی ہو۔ مثلاً حشر ونشر، حساب وغیرہ۔

۳۔ **مفردات راغب** اور **تاج العروس** میں ہے کہ (غیب سے مراد وہ اشیا ہیں جو حواسات و نقول سے ماوراہوں اور نبی کے بتائے بغیر علم میں نہ آسکیں)۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

علمائے کرام کے ان اقوال کی تصریح قرآن پاک میں بھی موجود ہے فرمایا؛۔ ذٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ (سورة يوسف102) یہ غیبی خبریں ہیں جو ہم آپ کی جانب وحی کرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر یہ ہے تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ (سورة هود 49)

معلوم ہوا کہ نبی کا معنیٰ (غیب کی خبریں بتانے والا) بھی ہے یہ بات اس کے منفرد و بے مثال ہونے کی دلیل کامل ہے۔ امام قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں (النبوة التى هي الاطلاع على الغيب) نبوت وہ ہے جو غیب کی اطلاع دے۔

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفي ص: 222)

علاوہ ازیں نبی کے اور بھی معانی کتبِ معتبرہ میں پائے جاتے ہیں مثلاً مخبر (خبر دیا گیا)۔ واضح طریقہ، ہجرت کرنے والا، ظاہر، پوشیدہ آواز سننے والا، بلندی والا، پیشن گوئی کرنے والا، خدا کے متعلق خبریں دینے والا، یہی معنی 'مصباح اللغات' نے بھی لکھا ہے۔

اعتراض:

لفظِ نبی کی لغوی اور اصلاحی معنی جان چکے تو اصلِ موضوع کی طرف سفر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوتِ مبارکہ کا نقطۂ آغاز کیا ہے؟ کیا آپ کی نبوتِ مبارکہ کا آغاز چالیس سال کی عمرِ مبارکہ کے بعد ہوا؟ یہ مختصر مضمون اس لئے رقم کیا جارہا ہے کہ ہم میں ایک طبقہ ہے جو نہ صرف یہ مانتا ہے بلکہ ببانگِ دُہل

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اعلان بھی کرتا ہے کہ اللہ عزوجل نے نبی رحمت ﷺ کو چالیس سال کے بعد نبوت عطا کی اور اس سے قبل آپ خود اپنی نبوت سے لاعلم تھے ۔(العیاذ باللہ)

اس ضمن میں کچھ آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مبارکہ پیش خدمت ہیں۔

1۔ قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا . (سورة مريم 30)

(انہوں نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں جسے اس نے کتاب اور نبوت سے سرفراز فرمایاہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: کان عیسیٰ قد درس الإنجيل واحكمه فی بطن أمه" کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بطنِ مادر میں ہی انجیل اور اسکے احکام وعلوم سکھادئے گئے تھے۔

امام فخر الدین رازی نے تفسیر الکبیر او مفاتیح الغیب میں "آتَانِيَ الكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "فقيل هذا الوحي نزل عليه وهو في بطن أمه ، وقيل لما انفصل من الأم آتاه الله الكتاب والنبوة وأنه تكلم مع أمه وأخبرها بحاله وأخبرها بأنه يكلمهم بما يدل على براءة حالها فلهذا أشارت إليه بالكلام" ۔ جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے شکمِ مبارک میں تھے اللہ عزوجل نے ان پر یہ وحی فرمادی تھی اور جب آپ تولد ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتاب اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔امام نسفی نے حضرت حسن سے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

روایت کی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ کو نبوت سے سر فراز فرمادیا تھا جبکہ آپ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کی گود میں تھے۔

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کے ضمن میں مختلف تفاسیر کی تشریحات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کو پیدائش کے ساتھ ہی نبوت سے سرفراز فرمادیا تھا، جبکہ آپ نے اعلانِ رسالت اور آپ پر نزولِ وحی کا آغاز 30 سال کی عمر مبارک میں فرمایا (جیسا کہ کئی احادیث اور تفاسیر سے اس کا ثبوت ملتا ہے)۔ اعلان رسالت اور تبلیغ و اشاعتِ دین کا آغاز نہ کرنے سے نبوت کے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم ہوتا ہے تب ہی انبیاء کرام تبلیغِ دینِ حنیف کا آغاز فرماتے ہیں۔

2۔ جب اللہ جل وعلانے ارواحِ رسل وانبیاء کی تخلیق عمل میں لائی تو اس نے چاہا کہ ارواحِ انبیاء کو نورِ محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی معرفت کروائی جائے۔ ان سے حبیبِ داور کی نبوت کی تصدیق کروائی جائے۔ اسی لئے خالقِ کردگار نے ایک محفل کا انعقاد عمل میں لایا جس کو "عہدِ میثاق" کہا جاتا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ -	(یاد کیجئے اے حبیب وہ وقت) جب اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت (نبوت) دے کر روانہ کروں، پھر تمہارے پاس وہ (عظمت والے) رسول تشریف لائے جو تمہاری کتب

إِصْرِي - قَالُوا أَقْرَرْنَا - قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ (سورة آلِ عمران - 81)	کی تصدیق فرمائے تو تم ان پر ضرور بہ ضرور ایمان لانا اور ان کی نصرت کرنا۔ کیا تم سب (انبیاء) نے اقرار کیا اور یہ گراں بار اٹھالیا ہے؟ سب انبیاء کرام نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: تم سب ایک دوسرے پر گواہ بن جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وهو مروي عن علي بن ابي طالب و ابن عباس ، ذكرهما العماد بن كثير في تفسيره. وقيل: إن الله تعالى لما خلق نور نبينا محمد – صلى الله عليه وآله وسلم- أمره أن ينظر إلى أنوار الأنبياء عليهم السلام، فغشيهم من نوره ما أنطقهم الله به فقالوا: يا ربنا، من غشينا	امام ابن کثیر حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کی تفسیر کے ضمن میں ذکر فرماتے ہیں: "جب اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ کے نورِ مبارک کو پیدا فرمایا تو نورِ محمدی کو حکم دیا کہ وہ ارواحِ انبیاء کی طرف متوجہ ہو۔ نبی رحمت ﷺ نے اپنے نورِ مبارک سے ارواحِ انبیاء کو ڈھانپ لیا، انبیاء کرام نے کہا: اے پروردگار!

نوره؟ فقال الله تعالى: هذا نور محمد بن عبدالله، إن آمنتم به جعلتكم أنبياء، قالوا: آمنا به وبنبوته فقال الله تعالى: أ أشهد عليكم؟ قالوا: نعم، فكذلك قوله تعالى: (وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ...)[31]، إلى قوله: (...وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ)	ہمیں کس (مقدس ذات کے) نور نے ڈھانپا ہے؟ خدائے قدیم وجبار نے فرمایا: یہ محمد بن عبد اللہ ﷺ کا نور ہے۔ اگر تم سب اس ذات پر ایمان لاتے ہو تو میں تمہیں نبوت عطاء کروں گا۔ اس لمحہ سارے کہہ اٹھے۔ ہم آپ ﷺ پر اور آپ کی نبوت پر ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں تمہارے نبوتِ محمدی پر ایمان لانے پر گواہ ہو جاؤ؟۔ انہوں نے کہا ہاں۔ " اسی عہدِ میثاق کا قرآنِ مجید بھی ناطق ہے۔ (یاد کیجئے وہ وقت) جب اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت (نبوت) دے کر روانہ کروں، پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے۔۔۔الی آخر

اسی مضمون کی ایک حدیثِ پاک ہے؛ حضرت ابو مریم سنان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مجلس میں کئی لوگ موجود تھے۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کوئی ایسی شئ عطا فرمادیجئے کہ میں جس سے سیکھوں اورس اسے سنبھالے رکھوں اور جو مجھے فائدہ پہنچائے اور آپ کو کوئی ضرر نہ ہو۔ صحابہ نے کہا: رک جاؤ اور بیٹھ جاؤ۔ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑدو، بے شک جب کوئی شخص کسی شئ کے بارے میں سوال کرتا ہے تو اس لیے کرتا ہے کہ اسے اس شئ کا علم ہو جائے۔ آپ نے صحابہ کو حکم دیا: اس کیلیئے بیٹھنے کی جگہ بناؤ، یہاں تک کہ وہ بیٹھ گیا۔ اعرابی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ! آپ کی علاماتِ نبوت میں سے پہلی چیز کیا تھی؟ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میثاق لیا جیسا کہ دیگر انبیا سے لیا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰي وَ عِيْسَي ابْنِ مَرْيَمَ ... (اے حبیب! یاد کیجئے جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا اور خصوصاً آپ سے اور نوح سے، ابراہیم سے، موسیٰ سے، عیسیٰ بن مریم (علیھم السلام) سے۔ اور ہم نے ان سے نہایت پختہ عہد لیا۔سورۃ الأحزاب۔7) اور عیسیٰ بن مریم نے میری بشارت دی اور میری والدہ نے اپنے خواب میں دیکھا کہ ان کے بدن اطہر سے ایک ایسا چراغ روشن ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

طبرانی: 333/22 الرقم: 835، الخصائص الکبریٰ 8/1، البدایۃ والنھایۃ 323/2

اس حدیثِ پاک میں اعرابی نے علاماتِ نبوت کی پہلی علامت سے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ چالیس سال بعد نبی بنایا گیا، یا اس کی علامت 40

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سال بعد ظاہر ہوئی، بلکہ آپ ﷺ نے سب سے پہلی علامت عہدِ میثاق کو بیان فرمایا، یعنی جب اللہ عزوجل نے وجودِ عالم رنگ و بو اور تخلیقِ آدم و آدمیت سے قبل مجھ سے اپنے قربِ خاص میں جو عہد و پیمان لیا تھا وہ پہلی نشانی ہے۔ دوسری نشانی بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام فرمایا، اور تیسری علامت وہ بیان فرمائی جو آپ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ سلام اللہ علیہا نے دیکھا تھا کہ آپ کے بدنِ مبارک سے نکلنے والے نور نے قصورِ شام کو روشن کر دیا ہے۔ یہ تینوں علامات اور نشانیاں نہ صرف 40 سال کی عمرِ مبارک سے قبل کے ہیں بلکہ آپ ﷺ کے اس عالمِ رنگ و بُو میں تشریف لانے سے قبل وقوع پذیر ہو چکی ہیں۔ جیسا آج ہمارے دور کے کچھ زیادہ پڑھے لکھے حضرات کہتے ہیں کہ 40 سال کی عمرِ شریف میں نبی بنائے گئے، یا اس سے قبل آپ کو خود اطلاع نہیں تھی (معاذ اللہ) انھیں چاہیئے کہ اس حدیثِ مبارکہ کو ایک بار نہیں بار بار پڑھیں، اگر آپ ﷺ نبی نہیں بنائے گئے تو پھر یہ علامات کہاں سے آئیں اور کیسے آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

امام تقی الدین سبکی اس آیت کریمہ کے ضمن میں رقمطراز ہیں: فتكون رسالته ونبوته عامة لجميع الخلق، من زمن آدم إلى يوم القيامة، وتكون الأنبياء وأممهم كلهم من أمته، ويكون قوله "وبعثت إلى الناس كافة"، لا يختص به الناس من زمانه إلى يوم القيامة، بل يتناول من قبلهم أيضاً، ويتبين بذلك معنى قوله ﷺ-(كُنتُ نَبِيّاً وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ)

نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت تمام مخلوق کیلئے از آدم تا قیامت عام ہے۔ تمام انبیاء کرام اور انکی امتیں دراصل آپ ہی کی امت ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے "میں ساری نوعِ انسانی کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں"، یہ صرف آپ کے دورِ مبارک سے قیامت تک کیلئے خاص نہیں بلکہ آپ کی آمد اور امت سے قبل بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ بات اس قولِ رسول ﷺ سے ظاہر ہوتی ہے "میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھے۔"

(الحبيب المصطفى وأسبقية نوره ﷺ)

امام سبکی آگے فرماتے ہیں: "بعض اہل علم نے اس سے مراد محض علم الٰہی میں نبی و رسول ہونا لیا ہے، وہ خارج از معنی ہے، کیونکہ علمِ الٰہی میں تو سارے انبیاء کی نبوتیں تھیں، اور اس کے یہ معنی لینے سے آپ ﷺ کی کوئی امتیازی شان باقی نہیں رہتی۔ حالانکہ یہاں تو آپ کی نبوت کی امتیازی خصوصیت کا بیان ہو رہا ہے۔ "وإن من فسره بعلم الله بأنه سيصير نبيا لم يصل إلى هذا المعنى لأن علم الله محيط بجميع الأشياء - - - (التعظيم والمنة-ص:2)

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ، علماء اور مفسرین کرام کے اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تخلیق کائنات، آدم اور بنی آدم سے قبل بھی ہمارے اور آپ کے آقا مدنی تاجدار ﷺ نبی تھے، یہاں وجودِ نبوت کی بات ہو رہی ہے، ورنہ علمِ الٰہی سے تو کوئی شئ پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح صحابۂ کرام نے نبیِ رحمت نورِ مجسم ﷺ سے دریافت کیا تھا "متى وجبت لک النبوة یارسول اللہ" (آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوگئی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تھی؟) اس میں علمِ اِلٰہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ شرفِ نبوت کی سرفرازی سے متعلق تھا۔ اسی پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جس وقت آدم علیہ السلام کا وجود نہیں تھا اور نہ وہ عالمِ ہستی میں تشریف لائے تھے۔ اس میں بھی رسول مکرم ﷺ نے اپنی خلقت کا ذکر نہیں کیا بلکہ اپنے وجودِ مبارک سے صحابہؓ کرام کو آگاہ کیا۔

اس بات کی تائید دیوبندی عالم علامہ انور شاہ کشمیری بھی کرتے نظر آتے ہیں، یہ ایک مسکت جواب ان حضرات کیلئے جو یہ کہتے ہیں نبی چالیس سال قبل نبی ہوتے تو تبلیغِ دینِ حنیف کا آغاز کیوں نہیں کیا؟ سنن ترمذی کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"نبی ﷺ اس وقت (جب ابھی آدم روح اور جسم کے درمیان تھے) بھی نہ صرف نبی تھے بلکہ آپ پر احکام نبوت بھی جاری ہو چکے تھے (نبی ﷺ کو نبوت اور اسکے احکام تخلیقِ آدم سے قبل ہی عطا کر دیے گئے)۔ جبکہ دوسرے انبیاء جن کو احکام نبوت بعثت کے بعد عطا کئے گئے۔" کان النبی ﷺ نبیاً وجرت علیه احکام النبوة من ذالک الحین بخلاف الانبیاء السابقین فان الاحکام جرت علیهم بعد البعثة -

العرف الشذي شرح سنن الترمذي. ج: 5, ص: 6- حديث: 3609

کیا نبی نبوت ملتے ہی تبلیغِ دینِ حنیف کا کام شروع کر دیتے ہیں؟

کیا جب تک وہ تبلیغ کا کام شروع نہیں کرتے تب تک ان کو نبی نہیں مانا جاتا ہے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جو اھلِ علم نبی رحمت، نورِ مجسم ﷺ کی نبوت کو قبل از بعثت نہیں مانتے ان کا یہ دعویٰ ہے کہ اگر آپ بعثت سے قبل نبی تھے تو تبلیغ کا کام کیوں شروع نہیں فرمایا؟ چالیس سال تک انتظار کیوں کیا؟ ان کیلئے صرف ایک حدیثِ پاک کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے۔

صحیح بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجۃ، نسائی، سنن ترمذی، اور جملہ تمام کتبِ احادیث میں ایک نہیں بلکہ ابواب میں کئی احادیث اس مضمون کی آپ کو نظر آئے گی۔

صحیح بخاری- كتاب التعبير ، باب اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة - كتاب التفسير ، باب قوله؛ والرجز فاهجر، باب قوله ؛ وثيابك فطهر۔ اسی طرح صحاحِ ستہ میں اس مضمون کی کئی احادیث موجود ہیں۔ اس کا مفہوم اور خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

"نبی کریم ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں کے ذریعہ ہوا، جو آپ رات خواب میں دیکھتے وہ صبح روزِ روشن کی طرح سامنے آجاتا۔ پھر آپ غارِ حرا کا رخ فرمایا کرتے، اپنا توشہ لے کر تشریف لے جاتے اور کئی ایام یادِ الٰہی میں گذارتے، جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو جاتا تو آپ ﷺ واپس اپنے دولت کدہ تشریف لاتے اور پھر سے توشہ لے کر روانہ ہو جایا کرتے، اور یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا، پھر سیدنا جبریل امین پیغامِ حق لے کر آئے اور سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات کا نزول ہوا۔ نبی کریم ﷺ وہاں سے سیدھے اپنی رفیقِ حیات خدیجۃ الکبری رضی اللہ

ABU FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عنھا کے ہاں تشریف لے گئے اور کمبلی اڑھانے کیلئے کہا، پھر وہ آپ کو اپنے چچیرے بھائی وَرَقَہ بن نَوفَل بن اسد بن عبد العزی کے پاس لے کر گئی، ورقہ بن نوفل نے رسالت کی بشارتیں دیں اور مکہ سے ہجرت کرنے کی اطلاع دی۔ پھر فترۃ الوحی کا دور آیا(اس کے وقفہ کے بارے میں علما کا اختلاف ہے، کوئی اسے سالوں پر محمول کرتے ہیں تو کوئی ماہ اور کسی کا دنوں پر اتفاق ہے۔)اس وقفہ کے دوران آپ پر وحی کا نزول نہ ہوتا رہا، وہ دورانیہ نبی کریم ﷺ پر بہت شاق گذرا کرتا۔ پھر ایک دن جبریل امین سورۃ المدثر کی ابتدائی 5 آیات کا نزول ہوا۔ جس میں "قُمْ فَاَنْذِرْ" کا حکم دیا گیا، اس کے بعد آپ نے تبلیغِ دینِ حنیف کا باضابطہ آغاز فرمایا۔

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: "یہی آیات آپ ﷺ کی رسالت کا نقطۂ آغاز ہیں۔ سورۂ مدثر کی گزشتہ آیات نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لیے اٹھ گئے۔ چونکہ آپ کی قوم جفاکار تھی۔ بت پرستی اس کا دین تھا۔ باپ دادا کی روش اس کی دلیل تھی۔ آپ ﷺ نے تبلیغ کا پس پردہ آغاز اپنے گھر سے کیا۔ روزِ اول دینِ اسلام میں شامل ہونے والوں میں آپ کی اہلیہ سیدتنا خدیجہ الکبری، آپ کے آزاد کردہ غلام سیدنا زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی، آپ کے چچیرے بھائی سیدنا علی مرتضیٰ، اور یارِ غار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنھم شامل ہیں۔"

(فتح الباری شرح البخاری ؛ 8/445 - 447)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سوال:۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ پر قرآنِ مجید کا نزول کا آغاز ہو چکا اور رسالت کی اطلاع دیدی گئی تھی تو پھر نبی کریم ﷺ نے تبلیغِ دینِ متین کا آغاز کیوں نہیں فرمایا؟ کیا جب تک آپ نے پہلی جماعت کو دعوت نہیں دی اس وقت تک (نعوذ باللہ) آپ کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کیا جائے گا؟ اس طرح کی بات اپنے تو اپنے پرائے تک نہیں کہتے، جو بد عقیدہ حضرات جو یہ مانتے ہیں کہ چالیس سال میں نبی بنائے گئے، وہ بھی یہ مانتے ہیں کہ جیسے ہی غارِ حرا میں سورۃ العلق کی آیات کا نزول ہوا آپ کی نبوت و رسالت مسلمہ ہوگئی۔ جبکہ نبی رحمت ﷺ نے ابھی دعوت و تبلیغ کا آغاز نہیں فرمایا، پھر یہ کیسے نبوت و رسالت کو تسلیم کر رہے ہیں۔ جبکہ ان کے ہاں تو نبی ماننے کیلئے تبلیغ کا آغاز لازم ہے۔ آپ ﷺ نے تبلیغِ دینِ حنیف کا آغاز نہیں فرمایا تھا صرف اسی وجہ سے چالیس سال سے قبل نبوت کو تسلیم نہ کرنا مصادرِ اسلام سے صریح روگردانی ہے۔

جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثِ پاک اور اسکی شرح میں موجود ہے کہ پہلی وحی کا نزول ہوا، فترۃ الوحی کا وقفہ گذرا پھر جب دوسری مرتبہ وحی کا نزول ہوا تب آپ ﷺ نے اپنے قریبی احباب کو دینِ اسلام کی طرف بلایا۔ اس سے پتہ چلا مصطفےٰ جانِ رحمت نے اپنے پروردگار کی مرضی اور حکم پر اپنی رسالت کا اعلان چالیس سال کی عمرِ مبارکہ میں کیا جبکہ نبی تو وہ اس وقت بھی تھے جب آدم تھا نہ آدمیت۔

تھا زمانہ نہ آدم نہ کونین شوقؔ ☆ کیا خبر کب سے ہیں جلوہ گر مصطفےٰ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نبی کریم ﷺ کی دلائلِ نبوت ما قبل بعثت:-

1۔ ولادتِ مبارکہ کے وقت بدنِ مبارک سے نور کا نکلنا اور شام کے محلات کو روشن کرنا۔ 2۔ سیدتنا حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ کا آپ کے وجودِ پاک کی برکت سے سر سبز و شاداب ہو جانا۔ 3۔ شقِّ صدر۔ 4۔ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا سرورِ کونین ﷺ کے وسیلہ سے بارش کی دعا مانگنا۔

وأبيضَ يُستسقى الغَمَام بوجهه *** ثِمالُ اليتامى عِصْمَةٌ للأرامل

5۔ بُحیرا نامی راہب کا مہرِ نبوت کی گواہی دینا اور تصدیقِ رسالت۔ 6۔ درخت و پتھر کا آپ پر صلاۃ وسلام پڑھنا۔ 7۔ ابرِ رحمت کا دھوپ میں سایہ فگن ہونا۔

تین احادیث جن کی اسناد طبقۂ اہلِ حدیث کے امام شیخ محمد ناصر الدین البانی (1333ھ – 1420ھ) جیسے متشدد شخص کے ہاں بھی صحیح الاسناد ہیں پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

1۔ عن ابي هريرة، قال: قالوا: يا رسول الله متى وجبت لك النبوة؟ قال: " وآدم بين الروح والجسد ." قال ابو عيسى: هذا حسن صحيح غريب۔

سنن الترمذي –كتاب المناقب عن رسول الله صلي الله عليه وسلم – باب في فضل النبي صلي الله عليه وسلم–حديث: 3609

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کیلئے نبوت کب واجب اور ثابت کردی گئی تھی؟ تو آپ نے فرمایا" :جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے "۔ (یعنی ان کی پیدائش کی تیاری ہورہی تھی۔)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے۔ شیخ البانی نے "السلسلة الصحيحة " 4 / 471 میں کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیثِ پاک سے حضرت آدم کی تخلیق سے قبل حضور ﷺ کی نبوت کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔

2۔عن العرباض بن سارية رضي الله عنه، عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال: (إني عند الله مكتوب: خاتم النبيين وإن آدم لمنجدل في طينته، وسأخبركم بأول أمري: دعوة إبراهيم، وبشارة عيسى، ورؤيا أمي التي رأت حين وضعتني، وقد خرج لها نورٌ أضاءت لها منه قصور الشام)

أخرجه أحمد (128/4، 17203)، وابن سعد (149/1)، والطبراني (253/18، 631)، والحاكم (656/2)، 4175) وقال: صحيح الإسناد، وصححه الألباني في شرح السنة –مشكاة المصابيح – (3/ 251، 5759 .)

"حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضي الله عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الانبیاء لکھا جاچکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام اس وقت مٹی میں گندھے ہوئے تھے اور میں تمھیں بتاؤں گا کہ میری نبوت کے بارے میں پہلی خبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا، وہ یہ تھا ان کے بدن سے ایک ایسا نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔"

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ناصر الدین البانی نے مشکوٰۃ المصابیح کی جو تحقیق و تخریج کی ہے اس میں بھی اس حدیث پاک کو صحیح کہا ہے۔

3-عن ميسرة الفجر قال قلت يارسول الله , متي كتبت نبيا ؟ قال: [و آدم بين الروح و الجسد].

أخرجه أحمد في "المسند" (5 / 59) و في "السنة" (ص 111) و البخاري في التاريخ (274/7) قال الألباني في "السلسلة الصحيحة" (4 / 471)

حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ! آپ کب سے نبی ہیں۔تب آپ نے فرمایا: اس وقت سے جب ابھی آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مرحلے میں تھے۔

امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔اور اھل حدیث کے عالم البانی نے بھی اس کو {السلسلة الصحيحية} نامی کتاب میں ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابو الفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عبارت مختصر! کمترین نے جتنی احادیث کا مطالعہ کیا ہے ان میں کہیں یہ نہیں ملا کہ آپ ﷺ چالیس سال کی عمرِ مبارک میں نبی بنائے گئے،اس کے بر خلاف جب بھی نبوت کے عطا کیے جانے کی بات آتی ہے تو تخلیقِ آدم و بنی آدم سے ماقبل ہی کے روایات ملتی ہیں۔ہاں چالیس سال کی عمرِ شریف میں رسالت اور بعثت کا ذکر ملتا ہے، اس کی تشریح اس طرح ہو سکتی ہے کہ اللہ جل جلالُہ و عم نوالُہ نے اپنے حبیبِ داور، شفیع المذنبین افضل الصلاۃ واطیب التسلیم کو اپنے نور سے سب سے پہلے تخلیق فرمائی پھر اسی نورِ مبارک کے فیض سے سب کی تخلیق ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی قبل آپ کو نبوت سے سرفراز فرمادیا تھا۔ اور چالیس سال کی عمرِ مبارک میں آپ کی اس نبوت کاملہ کا ظہور بشکل خاتم النبیین ہوا اور بحیثیت رسول اعلان فرمایا گیا۔

حضور انور ﷺ کو نبوت کب ملی اس ضمن میں ہم یہاں صرف تین احادیث ہی پیش کرنے پر اکتفا کیے ہیں، ویسے تو بہ کثرت احادیث اس سلسلہ میں موجود ہیں۔ سادہ لوح مسلمان اپنے نبی کی عظمت و رفعت کو سمجھیں اور آقا ﷺ کی عظمت و رفعت پر ہرزہ سرائی کرنے والے دشمنانِ خدا ورسول ﷺ سے دوری بنائے رکھیں۔

کریم پروردگار ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی سچی محبت اور ادب عطا فرمائے۔

آمین بجرمۃ سید الاولین والآخرین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین -

والحمد للہ رب العالمین-

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس رسالہ کی ترتیب و تالیف میں کئی کتب سے استفادہ کیا گیا جن میں کے اہم مصادر مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ تفاسیر القرآن الکریم۔www.altafsir.com (القرطبی ، ابن کثیر ، آلوسی، ، تفسیر کبیر، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، مظھری ، مدارک ، الخازن، آلوسی، ضیاء القرآن)

2۔ کتب احادیث۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم، سنن ترمذی ، سنن ابی داؤد، مسند احمد ، مستدرک ، (موسوعة الحدیث)۔

3۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري لأحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني . دار المعرفة - بيروت، 1379

4۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی لابی الفضل عیاض موسی الیحصبی ، الامارات العربیة المتحدة ، 1434ھ

5۔ مفردات ألفاظ القرآن للراغب الأصفهاني _ دار القلم - الدار الشامية 2009

6۔ التعظيم والمنة في ان ابوي رسول الله في الجنة لجلال الدين السيوطي – دار جوامع الكلم بالقاهرة – مصر

7۔ سیرۃ الرسول للدکتور طاھر القادری ۔ دکن ٹریڈرس ۔ حیدرآباد۔ انڈیا۔

8۔العرف الشذي شرح سنن الترمذي لمحمد أنور شاه بن معظم شاه الكشميري الهندي بدار التراث العربي -بيروت، لبنان. 2004

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

9۔ السلسلة الصحيحية : محمد ناصر الدين الباني ۔ مكتبة المعارف للنشر والتوزيع. رياض. السعودية العربية

10۔ مشكاة المصابيح۔ للشيخ محمد بن عبد الله الخطيب التبريزی۔ تحقيق و تخريج محمد ناصر الدين البانی۔ المكتب الاسلامی۔ 1399ھ۔ بيروت۔ لبنان

ملنے کے پتے:

1. دکن ٹریڈرس، سردار محل، چارمینار، حیدرآباد۔040-66822350
2. عرشی گھر، منڈی میر عالم، حیدرآباد۔9440068759
3. ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر۔9885775719
4. ادارۂ قرآن فہمی، مسجد حضرت سید فیض اللہ حسینیؒ، شکر گنج۔ حیدرآباد
5. بیت البرکات، سید شاہ سعد اللہ انس، 040-24500711

19-3-703/A/8/2/A, Shakar Gunj, Hyderabad- 53

6. محمد عبد الحنان خان، محمد مختار خان، مسجد تکیہ حضرت ظہور شاہؒ، سید علی چبوترہ، حیدرآباد۔
7. مدرسہ حفاظ انجمن احیائے دین، متصل آم والی مسجد، قاضی پورہ، حیدرآباد۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

منقبت

بحضور سیدی و مولائی حضرۃ العلامہ پروفیسر ڈاکٹر **محمد عبد الستار خان**

نقشبندی قادری مجددی علیہ الرحمہ، سابق صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ

خلیفہ حضرت ابوالحسنات سیدی سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری محدثِ دکن قُدِّس سرہٗ

از۔۔۔۔ حافظ **سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس** بخاری نقشبندی

کہوں کیا میں اوصاف اس پارسا کے		گئے اپنی دوری سے سب کو رلا کے
مُرید و خلیفہ تھے عبداللہ شاہ کے		وہ تلمیذ تھے حضرتِ بُوالوفا کے
وہ استاذ تھے، پیر تھے اور دُکتور		گئے معرفت کا سبق وہ سکھا کے
خدا کی محبت بھری ہے دلوں میں		مُریدوں کو آقا کا عاشق بنا کے
فجر کی امامت کیا وجد آفریں تھی		کہاں اب ملیں گے وہ نعرے بُکا کے
لطائف سے روشن کیا سب کے دل کو		یہ ویران بستی کو طیبہ بنا کے
جو دیکھے انھیں تو خدا یاد آئے		گئے ہیں نبی نے یہی تو بتا کے
بنایا بشیرِ بخاریؔ ۱؎ کو نائب		عطا کی خلافت بھی مکہ بلا کے
بنے جامعہ کے رئیس اور استاذ		کہ گُن گا رہے ہیں سبھی مصطفیٰؔ ۲؎ کے
نوازی ہے تجھ کو خلیلؔ اُن کی صحبت		گئے یاد مولیٰ کی دل میں بسا کے

۱؎ والدِ گرامی سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی

۲؎ استاذِ ذی وقار پروفیسر محمد مصطفی شریف نقشبندی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

MIN AN NUBUWWAH ILALL BI'THAH

(NUBUWWAT SE' BITHAT TAK)

ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

By

SYED SHAH KHALEELULLAH BASHEER OWAIS BUKHARI

FAZIL JAMIA NIZAMIA, M.A., M.PHIL & PH.D SCHOLAR, OSM

ASST. DIRECTOR ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE